هَل يَستَوِى الَّذِينَ يَعلَمُونَ وَالَّذِينَ لاَ يَعلَمُونَ۔

سالا

علمیات

اسلامی علوم کا تحقیقی مجلہ

جلد7۔ شمارہ 7

جنوری 2020ء

pISSN 2519-6480
eISSN 2663-5828

پروب اینڈ فائنڈ فورم ، لاہور،پاکستان

علمیات

جلد7 شمارہ7 اِشاعت : جمادی الاول1۴۴۱ھ/جنوری 20۲۰ء

ناشر : پروب اینڈ فائنڈ فورم
دفتر نمبر 604، منزل 6، الحفیظ پلازہ، غالب روڈ،
ڈی بلاک-1، گلبرگ-III، لاہور، پاکستان۔
فون آفس : +۲۴۲۹-۱۶۱۳۵۹۵۳
اِی میل : epistemology.journal@gmail.com
ویب سائٹ : www.epistemology.pk
ترتیب و کمپوزنگ : عظیم سرور
مطبع : گرافک ڈائمنشن، 15 رائل پارک، لاہور۔
تعداد : ۲۰۰
قیمت : پاکستان۳۵۰روپے؛ بیرون ملک ۳۰ڈالر

اِدارہ کا مقالہ نگار حضرات کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

مجلہ میں اشاعتِ تحریر کے ضوابط

أ. مجلہ علمیات میں مناظرانہ، فرقہ وارانہ اور مسلکیت پر مبنی موضوعات تحریروں کو جگہ نہیں دی جاتی۔ اسی طرح وہ مقالہ جات جن کا اسلوب تعصب اور مسلکیت پر مبنی ہو گا اس کو شایع نہیں کیا جائے گا۔

ب. ان مقالہ جات کو ترجیح حاصل ہو گی جن میں علومِ اسلامیہ کے قدیم و جدید موضوعات پر نتائج تحقیق پیش کیے گئے ہوں۔علوم القرآن ، علوم الحدیث ، علوم الفقہ، اسلامی تاریخ ، مطالعۂ ادیان، اسلامی، عمرانی وسماجی علوم اور ان سے متعلق دیگر علوم پر مقالہ جات کو قابل اشاعت قرار دیا جائے گا۔

ج. مقالہ جات کے مواد و متن ، نتائج و سفارشات اور استدلال و استنتاد کی ذمہ داری مقالہ نگار پر ہو گی۔ ادارہ کامقالہ نگاروں کی آراءسے متفق ہونا ضروری نہیں۔

د. مقالہ جات کی ضخامت پندرہ سے بیس صفحات تک ہونی چاہیے ۔اردو وانگریزی تمام مقالہ جات کو MS Word میں کمپوز کیا جائے۔(ان پیج یا کسی دوسرے فارمیٹ میں مقالہ قابل قبول نہیں ہو گی۔)

ہ. مقالہ جات صرف دو زبانوں اردو اور انگریزی میں شایع کیے جائیں گے۔ ہر مقالہ کا انگریزی زبان میں ۱۵۰ سے ۲۰۰ الفاظ پر مشتمل ملخص(Abstract) شامل کرنا لازم ہوگا۔

و. علمیات میں کسی مقالہ کی اشاعت کے لیے ادارہ کی طرف سے نامزد کردہ ماہرین کی تائید ضروری ہے۔

ز. علمیات میں اشاعت کے لیے جملہ نگارشات کی ترسیل/ادارتی خط وکتابت درج ذیل ای میل پتہ پر کی جائے: epistemology.journal@gmail.com

مدیر

مدیر : ڈاکٹر عثمان احمد
ایسوسی ایٹ مدیر : انوار حسین
نائب مدیرہ : ڈاکٹر مسفرہ محفوظ
معاون مدیرہ : سعدیہ جاوید

مجلس ادارت

ڈاکٹر اسرار احمد خان : سلطان محمد فاتح یونیورسٹی، استنبول، ترکی۔
ڈاکٹر مصطفیٰ شیخ : لیڈز یونیورسٹی، یوکے۔
ڈاکٹر سیدمحمد یونس گیلانی : انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، ملائیشیا۔
ڈاکٹر مصدق مجید خان : یونیورسٹی آف ملائیشیا، ملائیشیا۔
ڈاکٹر زبیر ظفر : علی گڑھ یونیورسٹی، انڈیا۔
ڈاکٹر سراجو محمد سکوٹو : سکوٹو سٹیٹ یونیورسٹی، نائجیریا۔
ڈاکٹر جمیلہ شوکت : ادارہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب،لاہور۔
ڈاکٹر ارشد منیر لغاری : ادارہ علومِ اسلامیہ،یونیورسٹی آف گجرات، گجرات۔
ڈاکٹر حافظ محمد سجاد : فیکلٹی علومِ اسلامیہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔
ڈاکٹر فاروق حیدر : شعبۂ علومِ اسلامیہ وعربی، جی سی یونیورسٹی، لاہور۔
ڈاکٹر شازیہ رمضان : شعبہ علومِ اسلامیہ، ایگریکلچر یونیورسٹی، فیصل آباد۔
ڈاکٹر جنید اکبر : یونیورسٹی آف ہری پور،ہزارہ۔

مجلس مشاورت

ڈاکٹریاسر عرفات : گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد۔
ڈاکٹر شمس العارفین : یونیورسٹی آف لاہور،لاہور کیمپس، لاہور۔
ڈاکٹر بشیر احمد درس : مہران یونیورسٹی، سندھ۔

ڈاکٹر سمیع اللہ فراز : یونیورسٹی آف مینیجمنٹ و ٹیکنالوجی،لاہور۔
ڈاکٹر اصغر علی خان : میر پور یونیورسٹی برائے سائنس وٹیکنالوجی، آزاد جموں کشمیر۔
ڈاکٹر طاہرہ عبدالقدوس: لاہورکالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور۔
ڈاکٹر سیدہ سعدیہ : گورنمنٹ کالج فار وویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ۔
ڈاکٹر جنید شریف : گورنمنٹ سائنس کالج، لاہور۔
ڈاکٹر عبدالغفار : یونیورسٹی آف اوکاڑہ، اوکاڑہ۔
ڈاکٹر جعفر ریاض کٹاریہ: جامعہ پنجاب،لاہور۔

تعارف شرکاء

عبدالرزاق

اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، سمندری، فیصل آباد۔

ڈاکٹر ظل ہما

اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ کالج برائے خواتین یونیورسٹی، جھنگ کیمپس، جھنگ۔

کلثوم رزاق

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور۔

فرزانہ خالد

لیکچرر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف ہوم اکنامکس ، گلبرگ، لاہور۔

ڈاکٹر عقیل احمد

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور۔

ڈاکٹر شمس العارفین

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف لاہور، لاہور۔

****

فہرستِ مقالات

اداریہ مدیر viii

اردو مقالات

1- **تفسیر بالرائے – اصول و ضوابط اور تفاسیر برصغیر میں انحراف کا تنقیدی جائزہ**
عبدالرزاق 01
2- **تکملہ فتح الملھم کی صرفی ابحاث – تحقیقی مطالعہ**
ڈاکٹر ظل ہما 26
3- **نظام جیل خانہ جات – عہد نبوی تا عہد عباسی**
کلثوم رزاق 46
4- **خواب اور فنِ تعبیر کی تاریخ، بنیادی عناصر اور اصول**
فرزانہ خالد 62
5- **اخلاقی اقدار کی اہمیت اور اثرات (فکر اقبال کی روشنی میں)**
ڈاکٹر عقیل احمد/ ڈاکٹر شمس العارفین 81

****

اداریہ

انسان کو وحی کی روشنی ہمیشہ حاصل رہی ہے ۔ اولین انسانوں کو جب اس کائناتِ ارضی پر بھیجا گیا تو ابھی نہ سماج تھا اور نہ ثقافت لیکن دین موجود تھا ۔ چنانچہ اولین انسانوں کو زمین پر بھیجے جانے کے ساتھ ہی کہا گیا

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔(البقرۃ۔۳۸)

اولین سماج کی تشکیل پیغمبر کے ہاتھوں ہوئی جو الٰہی ہدایت یافتہ تھے۔سب سے پہلا معاشرہ خالص دینی معاشرہ تھا ۔اس دینی معاشرے میں سب سے پہلی رخنہ اندازی ابلیس نے کی تھی اور صنفِ مخالف کی کشش کے محرک کے ذریعے قتل کے جرم کا ارتکاب کروایا تھا۔ اولین انسانوں کو جب زمین پر بھیجا گیا تو جس مقام سے انہیں ارضی کائنات کی طرف منتقل کیا گیا وہ جنت کے اسم سے موسوم ہے ۔ جنت وہ مقام ہے جس میں ، راحت کے وہ سب سامان موجود تھے جو انسان ذہن اپنی معراج پر جا کر سوچ سکتا ہے ۔ اس لیے اولین انسان مکمل تہذیب یافتہ تھا اور کبھی پتھر کے زمانے سے برہنگی کے ساتھ نہیں گزرا تھا۔ یہ زمین اس کے لیے نئی ضرور تھی مگر رہائش و آسائش کے لیے درکار اشیا سے وہ واقف تھا ۔

بشریات ،اثریات ، حجریات اورعمرانیات کے افکار و نظریات اور تخمینے اور گمانات قرآن کی مصدقہ تاریخ کے مقابلے میں کیسے قبول کیے جا سکتے ہیں۔ زمانہ ما قبل تاریخ پر جدید علوم کی رسائی کے ذرائع خود قابل نقد ہیں اور اس پر نظریات کی تشکیل و تعمیر تو سلسلۂ گمانات کی توسیع کے سوا کچھ نہیں۔ حیرت اس پر ہے ان علوم میں ایک گمان کو کس تعلی سے تحقیق قرار دے کر اعتقادی سطح قبول کروانے کی کوشش کی جاتی ہے ۔

دو بڑی مذہبی روایتیں یہودیت اور اسلام اپنے اپنے مقدس صحیفوں کی بیان کر دہ تاریخ کے مطابق اس پر متفق ہیں کہ اولین انسان پیغمبر تھا جس کا نام آدم تھا ۔ خبر کی نقل کے ذرائع جس قدر مصدقہ مذاہب کے پاس ہیں اس سے بڑھ کر کسی علم میں ممکن نہیں ۔ اور اگر بالفرض یہ مان لیا جائے کہ اولین انسان سے متعلق مذاہب کے معتقدات اندازے ہیں تو جدید علوم کے اولین انسان اور سماج سے متعلق نظریات بھی تو اندازے ہیں ۔آخر جدید علوم کو کیوں کر یہ حق حاصل ہوا کہ وہ مذہب پر تو Dogmatic ہونے کی پھبتی کسیں اور خود اس سے بھی کم ترین ذریعہ خبر کے مطابق تشکیل کردہ نظریات کو "حقائق " کے نام سے پیش کرکے ماننے کے علاوہ دوسرا

آپشن ہی نہ دیں۔جدید علوم کو مغربی معاشی و عسکری غلبے کے باعث جو Assertiveمقام حاصل ہے اس کے باعث برابری کی سطح کا کوئی علمی مکالمہ ممکن نہیں۔ اس کی علمیات کے مقابلے کوئی بھی بات سکہ رائج الوقت نہیں ۔ اس کے باوجود دینی علوم کے حاملین کو علمی مبارزت کے لیے برھانی قوت کے ساتھ ہمہ وقت مستعد رہنا چاہیے تاکہ پس پائی و پست ہمتی کی نفسیات ان پر طاری ہو کر انہیں حق کی شناخت سے محروم نہ کر دے۔

ڈاکٹر عثمان احمد
مدیر